
171

آیات نمبر 43 تا 52 میں اس حقیقت کا اظہار کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو پیچھے رہ جانے کی اجازت نہ دیتے تو ان کی منافقت ظاہر ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی کہ ان منافقین کے پیچھے رہ جانے ہی میں خیر تھی، اگر یہ جاتے تو وہاں بھی فساد ہی برپا کرتے۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! اللہ نے آپ سے درگزر کیا! آپ نے ان لوگوں کو پیچھے رہ جانے کی کیوں اجازت دی؟ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو آپ پر سچ بولنے والے بھی ظاہر ہو جاتے اور آپ جھوٹ بولنے والوں کو بھی پہچان لیتے ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ جو لوگ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے کبھی ایسی اجازت نہیں مانگتے کہ انہیں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ آپ سے ایسی اجازت صرف وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے اسی شک میں حیران و سرگرداں پھرتے ہیں ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ اگر ان لوگوں کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ اس کے لئے کچھ

تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے ان کا جہاد کے لئے نکلنا ہی پسند نہ کیا، لہذا اللہ نے انہیں
روک دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ تم پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو ﴿۴۶﴾
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ
يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو خرابی پھیلانے کے سوا
کچھ نہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کے لئے ضرور دوڑ دھوپ کرتے وَ
فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور ان کے جاسوس اب بھی
تمہارے درمیان موجود ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا
الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ
وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ بلاشبہ یہ لوگ پہلے سے ہی فتنہ و فساد کی جستجو میں ہیں اور آپ کو
ناکام کرنے کے لئے مختلف تدابیر کی الٹ پھیر کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ حق آگیا
اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہا، اگرچہ یہ سب کچھ ان کو ناگوار ہی گزرا ﴿۴۸﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ
يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اور ان منافقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں
کہ ہمیں پیچھے رہ جانے کی اجازت دیدیجئے اور ہمیں کسی فتنہ میں نہ ڈالئے اَلَا فِي
الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ آگاہ ہو جاؤ! کہ یہ لوگ فتنہ میں تو پہلے ہی پڑ چکے ہیں وَ اِنَّ
جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور بلاشبہ جہنم نے کافروں کو چاروں طرف سے
گھیرا ہوا ہے ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے
تو وہ انہیں بری لگتی ہے وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا

مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ اور اگر آپ کو کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی دور اندیشی کا پہلو اختیار کر لیا تھا اور خوش ہوتے ہوئے آپ کے پاس سے واپس چلے جاتے ہیں ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو، وہی ہمارا آقا اور مولا ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور مومنوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے حق میں جس چیز کا انتظار کر سکتے ہو وہ یہی ہے کہ ہمیں دو بھلائیوں میں سے کوئی ایک بھلائی مل جائے یعنی شہادت یا غنیمت وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۡ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ یا تو اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کر دے یا ہمارے ہاتھوں سے سزا دلوائے، تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں

﴿۵۲﴾